حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین (درویش)

قاضی مظہر چکوالی سے میری قلمی جنگ

ایک محترم عالم دین کے خط کے جواب میں کچھ وضاحتیں

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات از فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ مخدوم مکرم حضرت مولانا------صاحب مدظلہ مطالعہ فرمائیں، محبتوں بھرا والا نامہ ملا شکر ہے کہ آپ بخیریت ہیں فقیر بھی بخیریت ہے۔ جناب قاضی مظہر چکوالی صاحب کے ساتھ آپ نے قلمی مناقشے کو افسوسناک قرار دیا ہے۔ باہمی مناقشہ اچھا نہیں۔ لیکن بنظر انصاف امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مخالف کی شلوار میں چوہا ڈالیں گے تو مخالف آپ کی شلوار میں بلاّ بلکہ باگڑ بلا (OTTER) ڈالے گا۔ اینٹ کا جواب پتھر مشہور مقولہ ہے۔ جب آپ مخالف کو "پکا یزیدی" اور "حُبِ یزید میں مغلوب" لکھیں گے تو آپ کو بھی پڑھنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ مخالف بھی آپ کو پکا سبائی" اور "حُبِ ابنِ سبا میں مغلوب" لکھے گا جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ پھر گلہ کیسا اور شکایت کیسی۔ یہی زمانے کا چلن ہے۔

پھر قاضی مظہر صاحب کی جارحیت تو عدالت کی مصدقہ ہے کہ جارحیت کر کے ایک مسلمان قتل ہی کر ڈالا اور آٹھ سال کی قید بامشقت بھگتی اور ان کی تلخ نویسی کی شکایت ماہ نامہ الخیز ملتان نے کی ماہ نامہ بنیات کراچی نے کی بحوالہ (تائیدی تبصرے) ماہنامہ اقراء ڈائجسٹ نے کی۔ (خارجی فتنہ نمر 2 ص 10) ہفت روزہ خدام الدین لاہور نے کی۔ اور مولانا حافظ مہر محمد صاحب گوجرانوالا نے کی حق چار یار بابت ماہ مئی 89 ص 57)۔

ع۔ جو بھی نکلا تیری محفل سے پریشان نکلا۔

جناب قاضی چکوالی صاحب کیسی کیسی تلخ نویسی کرتے ہیں۔ دور نہ جایئے اس کے لئے تازہ شمارہ حق چار یار جون جولائی 1990ء دیکھیں اس میں چکوالی صاحب نے فقیر کو۔ قائد تحریکِ یزیدیت (ص 68) لکھا ہے علم بردار یزیدیت (ص 82) حامی یزید یزیدی (ص 84) منافقت کرنے والا (ص 65) ظاہری اور باطنی آنکھوں کا اندھا (ص 103) اور پھر (ص 77) پر فقیر پر الزام لگایا کہ اس نے یہ مصرعہ

ع۔ ہم رتبہ ہیں یہ بنات نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں۔

مولانا ظفر علی خان کی نعت سے سرقہ کرلیا ہے۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ مصرعہ فقیر کی اپنی ایک طویل نعت میں ہے۔ جو کئی سال گزرے لکھی تھی۔ اور اس نعت کے آٹھ اشعار اس اشاعت میں بھی شامل ہیں جناب اشعار پڑھیں اور چکوالی صاحب کی دیانت کی داد دیں۔ الاناء یترشح بما فیہ

پھر علمیت تو محدود ہے مگر پندارِ علمیت بہت زیادہ ہے۔ اسی پرچہ میں لکھتے ہیں (ص 81) کہ سوائے حضرت عثمان کے فتح مکہ تک کوئی اموی عبشمی نمایاں شخصیت موجود نہ تھی۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت خالد بن سعید بن عاص اموی عبشمی حضرت عثمان ذی النورین (رضی اللہ عنھم) سے بھی پہلے کے مسلمان ہیں۔ اسلام لانے والوں میں ان کا چوتھا نمبر ہے۔ یعنی (1) حضرت ابوبکر صدیق، (2) حضرت زید بن حارثہ، (3) حضرت سعد بن ابی وقاص اور (4) حضرت خالد اموی (رضی اللہ عنھم) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت نابالغ بچے تھے۔ پھر حضرت خالد بن سعید کے چھوٹے بھائی عمرو بن

سعید بھی قدیم الاسلام ہیں۔ اور دونوں بھائی حبشہ کے مہاجر ہیں۔ پھر ان کے تیسرے بھائی حکم بن سعید رضی اللہ عنہ بھی قدیم الاسلام اور شہید بدر ہیں (بحوالہ طبقات ابن سعد جلد 4 ذکر مہاجرین و جمهرة انساب العرب ص 80۔ طبع بیروت) قاضی چکوالی صاحب کی تمام اقساط سامنے آجائیں تو انشاءاللہ بشرطِ زندگی اس بحث کو فقیر اوّل سے لے گا بحول اللہ وقوتہ لیحق الحق۔ آپ نقیب کا تازہ پرچہ حاصل کرتے رہیں وللہ سُبحانہُ مِن وراء القصد۔

اپنے مضمون میں قاضی صاحب نے بتکرار فقیر کی وہ عبارتیں نقل کی ہیں جو سابقاً فقیر نے ان کی تعریف تائید اور حمایت میں لکھی تھیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ بحمداللہ سبحانہ فقیر کا باطن ایک کھلی کتاب ہے جب تک چکوالی صاحب صرف رفض کی تردید کرتے تھے۔ ان کی سرگرمیوں سے فقیر کا دل بہت خوش ہوتا تھا اور فقیر ان کی کھل کر تعریف اور تائید کرتا تھا۔ پھر جب موصوف نے پینترا تبدیل کیا اور تحقیق کا کانٹا بدلا اور صرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یک طرفہ خطا اور بغاوت پھیلانے کا سبائی دھندا شروع کیا۔ اور حضرت عمرو بن عاص اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کو خطا کار گنہ کار اور حکم الٰہی کے نافرمان ثابت کرنا شروع کیا اور جعلی موضوع روایتوں سے کیا اور فسق یزید کو بھی موضوع روایتوں سے ثابت کرنے کے کرتب کھیلنے شروع کئے تو فقیر ٹھٹک کر رہ گیا کہ یاخدا۔ یہ وہی چکوالی ہیں یا دوسرے چکوالی تو فقیر نے چکوالی صاحب کی ان حرکات کو رفض کی خوبصورت اور بہت لطیف تائید سمجھا۔ تو اولاً اصلاح احوال کے لئے لمبا عرصہ جناب موصوف سے خط و کتابت شروع کی اور بہت کوشش کی کہ موصوف پہلے مسلک پر آجائیں۔ مگر بے سود جو آدمی بلا شرکت غیرے لاکھوں (موصوف نے اپنی طبع کردہ روداد کے مطابق اعتراف کیا ہے کہ ان کو امسال 845650 تقریباً ساڑے آٹھ لاکھ روپے کی آمدن ہوئی ہے اور ان کے مقرر کردہ اصول کے مطابق اس رقم کے متعلق وہ کسی کے سامنے جوابدہ نہیں۔) میں کھیلتا ہو اور کسی کے سامنے جواب دہ بھی نہ ہو وہ ایک فقیر بے نوا کی بات کب سنے بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

گوش از بار دُر گراں شدہ است۔ نہ شنود نالہ وفغاں مرا

اور۔ کب وہ سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری، اب قاری سمجھ گئے ہونگے۔ موصوف دولت کے کھونٹے کے بل بوتے پر ناچ رہے ہیں۔ اور موصوف سے فقیر کی محبت بھی اللہ واسطے تھی اور مخالفت بھی اللہ ہی کے لئے ہے۔ آج بھی اگر چکوالی صاحب صرف تردید رفض کی طرف واپس چلے جائیں۔ تو فقیر حسب سابق ان کا پانی بھرنے کے لئے تیار ہے۔

آپ نے یہ بجا یاد دھانی کرائی کہ فقیر کے مضمون نقیب کے (ص62) پر تین دعووں کے حوالے لکھنے فقیر کو یاد نہ رہے۔

1۔ پہلا حوالہ جس میں ہے کہ جنگ بازانِ مدینہ کی تیاریوں کی اطلاع اور اپنی اور اپنے تمام خاندان کی یزید سے وفاداری کی اطلاع حضرت امام زین العابدین نے لکھ کر یزید کے پاس دمشق بھیج دی تھی۔ یہ حوالہ طبری طبع مصر ص 12 ج۔ 7 کا ہے اور طبری کے اردو ترجمہ شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی کے ص332 جلد 4 پر بھی ہے۔

2۔ دوسرا حوالہ یہ تھا کہ واقعہ حرہ میں خاندان حضرت ابن عمر اور تمام بنومطّلب اور بنوعبدالمطلب اطاعت یزید پر مستقیم اور جنگ بازوں سے الگ تھلگ رہے (ص233 جلد 8) ابن کثیر طبع مصر پر ہے۔

3۔ تیسرا حوالہ یہ تھا کہ جب شامی فوج مکہ مکرمہ سے شام واپس جاتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچی تو حضرت امام زین العابدین نے مجاہدین شام کے لئے خوراک اور ان کے جانوروں کے لئے چارہ اور دانہ مہیا کیا۔ ابن کثیر ص 226 جلد 8 پر ہے

جناب کے اس تنبہ کے لئے فقیر آپ کا شکر گزار ہے کہ اس سے اور بہتوں کا بھلا بھی ہوجائے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں کسی کار لائقہ سے اطلاع خوشی اور عزت کا باعث ہوگی۔

والسلام